

فقه القلوب

كتاب كا نام: موسوعة فقه القلوب فى ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراهيم بن عبد الله التويجري

تدريس: داکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحة 12-17)

فوا أسفاه.. على ضياع الأوقات، وبعثرة العمر، وبعثرة الفكر، وبعثرة الجهد في الشهوات والمخازي، والقبائح والكبائر والفواحش، واتباع الشياطين.

واحسرتاه.. لقد ظلت هذه الأمة تعاني من الجروح الدامية ما تعاني، وكلما التأم جرح انفجر جرح آخر.

فهل يكفي أن تسكب العبرات على مثل هذا الواقع الأليم؟.

فمتى تؤوب هذه الأمة المسكينة إلى ربها؟.

وماذا يبقى للأمة إذا تجردت من لباس الدين والأخلاق والحياء؟.

سیکھنے کی باتیں

- امت کی توانائی اور صلاحیتیں غلط جگہوں پر ضائع ہو رہی ہیں اور اس نے اپنی اصل ذمہ داری دعوت الی اللہ کا کام چھوڑ دیا ہے۔
- انفرادی سطح پر ہم ایمان، اخلاق اور حیاء سے عاری ہیں اور اجتماعی سطح پر بحثیت امت کے اپنا فریضہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔
- پورا قرآن یکبار پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ پیغمبروں کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے باقی احکامات اس کے تابع ہیں۔
- بار بار ان قوموں کی تباہی کے واقعات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بتا دیا جائے کہ حق کا پیغام نہ ماننے والوں کا انجام کیا ہوا۔
- اپنی ذاتی زندگی کا بھی محاسبہ کرنا چاہیے اور بحثیت امت دوسروں تک پیغام پہنچانے کے فریضے کے بارے میں بھی سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔

واليوم نظرة عابرة إلى العالم الإنساني كافية لإلقاء الرعب في القلوب لو كانت هناك قلوب، فقد أسفر الصبح عن جيل راعع لشهواته لا لربه إلا ما رحم ربك، وكسرت أوامر الدين في كثير من البلاد.

فهل يترك الناس بلا واعظ ولا مذكر، يتردون في بحار الظلمات، ويسقطون في أودية الغي والفساد والشهوات، وينحدرون في آبار الضلال والظلام والهلاك، ويعيشون كالحيوانات والشياطين؟.

وهل لهذا الوباء الذي عم وطم من سبب؟
وإذا عرفنا سببه فهل من علاج لهذا الجرح الذي انفجر؟.. وهذا الوباء الذي انتشر؟.. وهذا القصر الذي انهدم؟.. وهذه القلعة التي تصدعت؟.. وهذه السفينة التي أوشكت على الغرق؟..

أما لهذا الجرح من طبيب؟..

أما لهذا القصر من مالك؟..

أما لهذا البيت من حراس؟..

ألا يستحي البشر من كفران النعم؟.. ألا يخافون من بطش الجبار؟..

أما لهم في سوق الدين من أرباح؟..

أنسوا أن الله خلقهم وكرمهم، وهداهم واشتراهم؟..

فما بالهم جفوا باب سيدهم ومالكهم، وتعلقوا بأذيال عدوهم؟..

سیکھنے کی باتیں

■ مسلمانوں کی گمراہی کی دو وجوہات ہیں

1۔ احکامات کو توڑنا 2۔ خواہشات کی پیروی

جب وجوہات پتہ چل جائیں تو ان کا علاج ہونا چاہیئے۔

■ لوگ اپنی انفرادی زندگی میں دین کو نافذ کریں اور دوسروں کو بھی اللہ کے احکامات کی طرف لے کر آئیں۔

■ جب کوئی وبا پھیلتی ہے یا جنگ شروع ہو جاتی ہے تو صرف ماہر ڈاکٹروں کی ذمہ داری نہیں رہتی بلکہ ہر طرح کے رضا کار مدد کے لیے آ جاتے ہیں۔

■ اسی طرح جب گمراہی حد سے زیادہ پھیل جائے تو تبلیغ دین صرف اسکالرز کا کام نہیں رہتا بلکہ ہر فرد کی ذمہ داری بن جاتا ہے۔

■ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو مشرکین ان کے رونے سے متاثر ہوتے تھے، جب ہم قرآن پڑھتے ہیں تو ہمیں کتنا رونا آتا ہے۔

■ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اندر اللہ کا خوف اور تقویٰ نہیں ہے۔

إن الأنبياء والرسل وأتباعهم لما عرفوا الحق آمنوا به، وعملوا بأحكامه، وتخلقوا بأخلاقه، وهانت عليهم أنفسهم وأموالهم وأولادهم وشهواتهم وديارهم في سبيل دعوة الناس إلى ما أمرهم الله به، من الدين العظيم، والحق المبين، والصراط المستقيم.

إن البشرية كافة كما يحتاجون إلى الهواء والماء والطعام كل آن، ولا يستثنى من ذلك أحد، ولا تستقيم لهم حياة إلا بذلك، فكذلك الناس كلهم أشد حاجة إلى الدين الحق الذي يبين علاقة المخلوقات بخالقها، وينظم علاقة المخلوق بالمخلوق، ويوفر لهم السعادة في الدنيا والآخرة، إذا حققوا مراد الله من خلقه بالإيمان به وعبادته وطاعته، واتبعوا كتابه الذي أنزله عليهم، ورسوله الذي أرسله إليهم، واستقاموا على دينه:

في الإيمان.. والعبادات.. والمعاملات.. والمعاملات.. والأخلاق.
ولما عرف الأنبياء والرسل وأتباعهم قيمة الدين الحق، وأدركوا حاجتهم الماسة إليه، وحاجة البشرية إليه، هان عليهم كل شيء من أجله، واستطابوا المرات والمكاره من أجله، وتسبقوا في سبيل الدعوة إليه، ونشر سننه وأحكامه، وسيطر ذلك على قلوبهم وعقولهم، واستغرق ذلك جل أوقاتهم.

سیکھنے کی باتیں

■ انبیاء، رسل اور صحابہ کرام کے اوقات کا بڑا حصہ دین کے کام میں گزرتا تھا، سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے اوقات کا بڑا حصہ کہاں لگتا ہے؟
ہمارے لیے دنیا کہ ساری چیزیں سب سے اہم ہیں اور اس کے بعد اگر وقت ملے گا تو دین کا کام کر لیں گے۔

■ ان کے لیے مشکلات آسان ہو گئی تھیں اور انکو اس میں لطف آنے لگا تھا کیونکہ کسی بھی چیز اور کام کو جب اس کی روح کے ساتھ لیا جائے تو وہی سب خوشگوار لگنے لگتا ہے۔

فصدرت عنهم عجائب الإيمان بالغيب.. وأحسن العبادات
والمعاملات.. وأحسن الأقوال والأعمال والأخلاق.. وحب الله
ورسوله.. ورحمة المؤمنين.. والشدة على الكافرين.. وإيثار
الإيمان والأعمال على الأموال والأشياء.. وإيثار الآخرة على
الدنيا.. وتقديم أوامر الله على شهوات النفس.. وإيثار الآجل
على العاجل، والهداية على الضلالة.. والحرص على دعوة
الناس.. وإخراج الناس من عبادة العباد إلى عبادة رب العباد..
ومن جور الأديان إلى عدل الإسلام.
واستهانوا بزخارف الدنيا وحطامها حين اشتاقت نفوسهم إلى
لقاء الله، وقصور الجنة، وعلو الهمة.

سکھنے کی باتیں

■ جب تک ہماری ترجیحات نہیں بدلتیں اس وقت تک انفرادی طور پر نیک عمل اور دین کا کام نہیں ہو سکتا۔

■ آخرت، جو بعد میں ملے گی، اس کو دنیا پر، جو ابھی مل رہی ہے، ترجیح دینا ہوگی۔

یہ حرص ہونا ضروری ہے کہ لوگوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی بندگی کی طرف لایا جائے۔

فنشروا الإسلام في ربوع الأرض، وانتشروا في مشارق الأرض ومغاربها مبلغين لدين ربهم، متخلقين بأخلاقه وسننه. وبذلوا من أجل نشر الإيمان والهداية في العالم كل ما يملكون، حتى ألقى الإسلام بجرانه في الأرض، وأقبلت القلوب إلى ربها مؤمنة منقادة طائعة.

وهبت رياح الإيمان عاصفة قوية طيبة مباركة في قلوب الناس، وقامت دولة التوحيد والإيمان والأعمال والأخلاق في نفوس البشر، ودخل الناس في دين الله أفواجا.

وحققت الأمة بذلك مراد ربها منها بالإيمان به وتوحيده وعبادته وحده لا شريك له، والدعوة إليه، وتعليم دينه وشرعه، واستقاموا على ذلك حتى رضي الله عنهم ورضوا عنه كما قال سبحانه: (وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ) [١٠٠]

ثم أتى على المسلمين حين من الدهر ضعف فيه إيمانهم، وقل فيه علمهم، ونقصت فيه أعمالهم، فأقبلوا على الدنيا، وزهدوا في الدين، فقصر بعضهم في العبادات، وظلم في المعاملات، وأساء في المعاشرات، وزهد في سنن الدين وآدابه وأخلاقه، وتخلق بأخلاق البهائم والشياطين.

وانصرف بعضهم عن الاستفادة من أحكام الكتاب والسنة إلى أخبار الزهاد التي شغلت مجالس الوعظ والإرشاد، وامتلأت بها الكتب والأوراق.

ثم انحدروا إلى القاع حين أقبل بعضهم على دراسة علوم الدنيا، وعلوم وآداب الأمم الكافرة الأخرى، وهجروا علوم القرآن والسنة، فضلوا عن طريق الحق والهدى، وساروا في دروب الغي والهوى.

ثم جرفهم سيل الشهوات، واستعبدتهم حب المال، وشغلهم ذلك عن امتثال أوامر الله، والعمل بشرعه، والدعوة إليه، والجهاد في سبيله.

سیکھنے کی باتیں

■ جب انکو اللہ کی بات سمجھ آگئی تو انہوں نے اپنے جان، مال صلاحیتیں، وقت، جس چیز کے بھی وہ مالک تھے اس کو اللہ کی راہ میں لگا دیا اور قربان کر دیا۔

■ یاد رکھنے کی بات ہے کہ قیامت کے دن صرف مسلمانوں کا حساب ہو گا کفار کا تو کوئی حساب نہیں ہو گا وہ تو ثابت شدہ ہیں انہیں براہ راست جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

مسلمانوں میں سے بھی سب سے پہلا گروہ جن کا حساب ہو گا وہ علماء ہوں گے، پل صراط سے بھی صرف مسلمانوں کو ہی گزرنا ہو گا۔

■ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام کو اس حساب کتاب کے دن سے ڈر کیوں لگتا تھا، کیونکہ وہ اس کو سچ مانتے تھے۔

■ ہمارے لیے یہ محض معلومات ہیں، اسکو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔

جس کو آخرت پر یقین ہو کہ چھوٹے سے چھوٹے کام کی بھی جزا مل جائے گی تو وہ اس دن اجر پانے کے لیے کام کرنے کو ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

وسار كثير من المسلمين خلف اليهود والنصارى، يتكلمون
بلسانهم، ويقلدونهم في حياتهم، ويقتدون بفساقهم،
ويتخلقون بأخلاقهم، ويشدون الرحال إلى ديارهم، ويتعلمون
علومهم، ثم يرجعون بأخلاقهم وصفاتهم وطريقة حياتهم..
ويضعونها في صحن الإسلام، ويزرعونها في بستان الإيمان،
لتكون قدوة للأنام، فتعلق الناس بها، وتسابق الأبناء والبنات
إلى التخلق بها.

فهل يكفي أن تذرف الدموع السخية على هذا السقوط
المشين..؟.

يا حسرة على العباد..كم لعب الشيطان بعقولهم وأوقاتهم
وأموالهم؟.

وا أسفاه.. إلى متى يزحف الورى إلى الوراء، إلى جهنم وهم لا
يشعرون؟.

من يصدع بالحق، ومن يحمل رايات الهدى إلى الورى؟.

إن المؤمن حقا من سكب عصارة عمره وروحه في طاعة ربه،

وعبادته، والدعوة إليه، وتعليم شرعه لعباده.

إن مخالفة الكفار من اليهود والنصارى وغيرهم فيها منفعة

ومصلحة لنا نحن المسلمين، حتى فيما هم عليه من إتقان

أمر دنياهم قد يكون مضرا بآخرتنا، أو بما هو أهم من أمور

ديننا.

ماذا يفيد الأمة علم كالبهار في السعة، وكالجمال في العظمة،

والقلوب منه فارغة، والجوارح منه خالية، وأثره في الحياة

مفقود؟.

سیکھنے کی باتیں

- ایسے علم کا کیا فائدہ جو سمندروں کی وسعت جیسا اور پہاڑوں کی عظمت کی طرح ہو لیکن عمل میں اس کا کچھ اثر نظر ہی نہ آتا ہو۔
- غیر قوموں کی مرعوبیت نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے اپنے دین کی عظمت دل سے جاتی رہی ہے۔

ماذا ينفع البشرية من علوم كالجبال، وأعمال كالذر، وسبب ذلك:

التفقه لغير الدين.. والتعلم لغير العمل.. وأكل الدنيا بالدين.. والتجمل بالعلم أمام الناس.. وفقد الإخلاص.

إن العلم الإلهي أعز شيء في الحياة، اصطفى الله له رسله، وعلمهم إياه، وأمرهم بتعليمه الناس، ليعبدوا الله وحده على بصيرة، فلا يؤخذ عليه أجر، ولا يكون حرفة يؤكل به حطام الدنيا، ويباع في الأسواق الرخيصة، وتقتل به الأوقات الثمينة، ويقدم للناس جسما بلا روح، وإناء بلا ماء، وألفاظا بلا معنى. فمتى يشد العبد ركائبه إلى الرحمن وقد أفسد الأعداء عليه نيته وأعماله وأوقاته؟.

سیکھنے کی بات

■ لوگوں کو دنیا کے علوم کا بہت پتہ ہوتا ہے مگر دین کی بنیادی باتیں بھی معلوم نہیں ہوتیں۔ اگر دین پڑھیں بھی تو عمل کے لیے نہیں پڑھتے، اس کو بھی کاروبار بنا لیا ہے، محض ایک ڈگری یا اسٹیٹس سمبل بن گیا ہے۔

■ اللہ کا علم دنیا میں بہت عزت والی چیز ہے جس کو پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو چنا، ان کو اسکی تعلیم دی کہ وہ آگے لوگوں کو سکھائیں اس لیے اس کی بہت قدر دانی کرنی چاہیے۔

Website Link

http://data.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0012-Al-Muqaddimah_Inna_al-Ilma_al-Ilahiyyi_Aazzu_Shaiin_Fi_al-Hayati_Page_12-17.mp3